فتوی نمبر 45
جامعہ خیر المدارس [illegible]

محترم جناب گرامی قدر مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج اچھے ہوں گے۔ اور دین علم کی خدمت میں مصروف ہوں گے۔ اللہ پاک آپ حضرات کی محنت اور کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کیلئے مغفرت کا ذریعہ بنادے۔

ایک مسئلہ کے بارے میں فتوی کی ضرورت ہے۔ فتوی دے کر ہماری رہنمائی فرمائیں۔

الف: عرض یہ ہے کہ آج کل بعض بینکوں والے مثلاً (المیزان بینک، الفلاح بینک، حبیب بینک، مسلم کمرشل بینک وغیرہ) ماہانہ قسطوں پر گاڑیاں دیتے ہیں۔ پھر رقم بینک والے خریدار سے لے کر وصول کرتے ہیں۔ پہلے کچھ رقم ماہانہ قسط کے حساب سے خریدار کے ساتھ مقرر کردہ وقت میں وصول کرتے ہیں۔ اس مقرر کردہ وقت میں اگر گاڑی کو کچھ نقصان ہو جائے تو اسکی مرمت بھی بینک والے ہی اپنے خرچہ پر کرتے ہیں۔

ب: اسی طرح اگر بینک والوں نے زید کیلئے کوئی پلاٹ یا زمین بکر سے نقد قیمت پر خرید لی اور پھر زید کو ماہانہ قسط کے حساب سے زید کے ساتھ طے شدہ قیمت پر دے دی ہے۔ یہ سودا کیسے ہوگا۔

نوٹ: آج کل جس طرح حکومت بجلی اور ٹیلیفون کے بلوں کو بر وقت نہ جمع کرنے پر سرچارج لیتے ہیں اور بعض کمپنیوں والے بھی گاہک سے رقم کی بروقت ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں اضافی رقم لیتے ہیں۔ اسی طرح بینک والے بھی کبھی کبھی انکا رقم مقرر کردہ طے شدہ وقت میں ادا نہ کرنے پر جرمانہ لگاتے ہیں۔ اور بعض بینکوں والے جرمانہ یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ یہ رقم آپ کسی مدرسہ یا مسجد یا کسی اور کار خیر میں استعمال کر دیں۔ پھر خریدار کی مرضی ہے کہ وہ بھی ادا کرے کہ یہ رقم دینا ہے یا نہیں۔

مذکورہ بالا سارے صورتوں میں بینک والوں سے اس طرح گاڑی کا لینا یا زمین کا خریدنا لینا کیسا ہے۔ فتوی ارسال فرمائیں اور مشکل کو حل فرمائیں۔

والسلام

المکلف سائل شبیر احمد [illegible]
حسن آباد [illegible] ضلع [illegible]
فون نمبر 03459891420

18/7/18

## الجواب

وقت مقررہ پر اقساط ادا نہ کرنے کی وجہ سے جو زائد رقم وصول کی جاتی ہے وہ مالی جرمانہ ہے جبکہ مالی جرمانہ شرعاً ناجائز ہے — قال فی الفتح وعن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندهما وباقی الائمة لا یجوز الخ ومثله فی المعراج وظاهره ان ذلک روایة ضعیفة عن ابی یوسف قال فی الشرنبلالیة ولا یفتی بهذا الخ (شامیہ [illegible])

التزام تصدق یہ فقہ مالکی کا ایک مرجوح قول ہے جبکہ فتویٰ قول راجح پر دینے کا حکم ہے ان المجتهد والمقلد لا یحل لهما الحکم والافتاء بغیر الراجح لانه اتباع للهوی وهو حرام اجماعا (شرح عقود ص ۳) المرجوح فی مقابلة الراجح بمنزلة العدم (شرح عقود ص [illegible])

باقی مذکورہ جرمانے کو بجلی گیس کے جرمانے پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ بجلی اور گیس کا جرمانہ محکمہ کی طرف سے ایک جبر ہے۔ عاقدین کی رضامندی اس میں شامل نہیں ہوتی بخلاف گاڑی والے جرمانہ کے یہ گویا طرفین [illegible] معاہدے سے ہوتا ہے — لهذا گاڑی والے جرمانہ کو بجلی والے جرمانہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے

نیز ایڈوانس جو رقم وصول کی جاتی ہے وہ بھی کسی شرعی ضابطہ کے تحت نہیں آتی ہے

اسی طرح گاڑی کے کچھ اخراجات جیسے مشتری (مستاجر) کے ذمہ ڈالنا اگرچہ اس نقصان میں مستاجر کا کوئی قصور نہ ہو۔

گاڑی کی انشورنس کرانا بھی ضروری ہوتا ہے حالانکہ حضرات نے انشورنس کو حرام قرار دیا

الحاصل مذکورہ بالا قباحتوں کی وجہ سے حضرات اہل علم نے میزان پالیسی و دوسرے بینک سے گاڑی حاصل کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے لهذا اس بینک سے گاڑی لینے سے احتراز کیا جائے — فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبد اللہ ...

۹ / ۱۱ / ۱۴۳۹ھ

دار الافتاء — خیر المدارس ملتان